

”تم پر سلامتی ہو“

نمبر: 3456

ایک خطبہ

شائع ہوا: جمعرات، 29 اپریل، 1915

مبلغ: سی۔ ایچ۔ سپرجن

جائے وعظ: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن

بوقت: خداوند کے دن کی شام، 2 اکتوبر، 1878

”اور جب وہ یوں گفتگو کر رہے تھے... تو یسوع آپ ان کے بیچ کھڑا ہوا اور کہا، تم پر سلامتی ہو۔“
(لوقا 36:24)

ہم کو یہ جاننا پسند ہے کہ کوئی شخص کیسا چال چلن رکھتا تھا، اس اُمید پر کہ ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کریں کہ وہ آئندہ بھی ویسا ہی کرے گا۔ لیکن انسان بدلتے ہیں، اس لیے یہ قیاس اکثر خطا پر مبنی ہوتا ہے۔ تاہم، ہمارے نجات دہندہ کے باب میں یہ امر سراسر اور ہے؛ کیونکہ وہ کل، آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ پس اگر ہم اُس کی زمینی زندگی کو غور سے دیکھیں، تو باآسانی یہ اُمید رکھ سکتے ہیں کہ جیسے وہ پہلے تھا ویسا ہی آج بھی ہے، اور ویسا ہی رہے گا۔ اور یہی بات ہمارے دلوں کے لیے تسلی بخش ہے کہ ایام جسمانی میں، جب وہ زمین پر تھا، وہ اپنے لوگوں کی صحبت کو عزیز رکھتا تھا۔

اور اگر وہ کبھی تبدیل نہیں ہوتا، تو وہ آج بھی اپنے لوگوں کی صحبت کو عزیز رکھتا ہے۔ اُس نے ماضی میں کسی ایک کو اپنے تئیں ظاہر کیا—آج بھی جب کوئی تنہا ہو، وہ اُس کے دل کو دلاسا دینے کے کلام سے ہمکلام ہوتا ہے۔ وہ دو کو بھی مہربانی سے ملا—سو جب اہل ایمان پاک باتوں پر باہم گفتگو کرتے ہیں، تو وہ اب بھی یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ یسوع خود اُن کے درمیان آ جائے گا۔

لیکن اکثر اوقات اُس نے اپنے تئیں سب سے زیادہ اور دیر تک اُنہیں ظاہر کیا جو جماعتی طور پر جمع ہوتے تھے۔ جہاں گیارہ جمع تھے، جہاں ایک سے زیادہ اکٹھے تھے، وہاں نجات دہندہ بار بار آیا۔ سو اے میرے عزیزو، اس سے ہم سیکھتے ہیں کہ ہم بھی آج شب کو اُس کے ظہور کی توقع رکھ سکتے ہیں۔

پطرس، یعقوب اور یوحنا یہاں نمائندہ طور پر موجود ہیں۔ کچھ نیک عورتیں بھی یہاں ہیں—مریمیں اور مرتھائیں—جو اُس کے منتظر ہیں۔ اُن کے دل اُس کی تڑپ رکھتے ہیں۔ وہ آج بھی ویسا ہی ہے جیسے وہ پہلے تھا۔ اے بھائیو، ہم اُس کی آمد کے حق دار ہیں۔ وہ اپنی پرانی مجلسوں میں ضرور آئے گا۔ وہ اپنے لوگوں سے ویسا ہی سلوک کرے گا جیسا ایام سلف میں کیا کرتا تھا۔

کم از کم دو بار یہ تحریر میں محفوظ ہے کہ نجات دہندہ اپنے شاگردوں کے پاس آیا جب وہ ہفتہ کے پہلے دن جمع تھے۔ پس اس سے ایک اور تسلی بخش بات معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ آج ہفتہ کا پہلا دن ہے، یعنی خداوند کا دن، تو ہم اس سبب سے بھی یہ اُمید کر سکتے ہیں کہ وہ یہاں موجود ہو گا، تاکہ اُس دن کو عزت بخشے جسے اب ہم خداوند کا دن کہتے ہیں۔

دو مرتبہ تو یہ صاف طور پر لکھا گیا ہے کہ اُس نے اپنے شاگردوں کے درمیان آ کر فرمایا: ”تم پر سلامتی ہو۔“ سو اس ہفتہ کے پہلے دن، اس خداوندی شام میں، میری اُمید، بلکہ میری دُعا ہے—اور میرا ایمان ہے—کہ تم اُس کی حضوری کو محسوس کرو گے، اور یہ نرم مگر قدرتی کلام، جو الوہی قوت سے معمور ہو، ہر ایک ایماندار کے دل میں اترے

تم پر سلامتی ہو۔“

مزید کسی تمہید کے بغیر، آئیے ہم تین باتوں پر غور کریں:

اول: جو کچھ اُس نے فرمایا۔

دوم: کب آ کر فرمایا۔

سوم: جب فرمایا، تو اُس کے ظہور کا کیا نتیجہ برآمد ہوا۔

I

ہمارا خداوند کا مہربان کلام: :
اُس نے کیا فرمایا؟

اُس نے فرمایا، "تم پر سلامتی ہو" — چار الفاظ، اور ہر ایک معنی و فہم سے معمور۔
کیا میں ان الفاظ کو چار پہلوؤں سے نہ دیکھوں؟

اول تو یہ ایک سلام تھا—ایک تحیت، ایک دُعا کے برکت۔
اُسی میں اُس نے اپنی حضوری کا اعلان کیا: "تم پر سلامتی ہو"۔
یہ صرف نیک تمنا نہ تھی، بلکہ اُس کی پُر جوش دُعا تھی۔
اُس نے اُن پر سلامتی پہونکی، جو اُس کی رضا، اُس کی محبت، اور اُن کی ابدی بھلائی کی دلی خواہش کا اظہار تھا۔

سلامتی وہ اعلیٰ ترین نعمت ہے جو وہ عطا کر سکتا ہے۔
رسول نے فرمایا: "فضل، رحم اور سلامتی اُن سب کے ساتھ ہو جو خُداوند یسوع مسیح سے محبت رکھتے ہیں"۔
اُس نے پہلے اُنہیں فضل اور رحم عطا فرمایا تھا—اب وہ اُنہیں اپنی سب سے بلند برکت بخشتا ہے: سلامتی۔
کیا اُس کا مفہوم اس سے بھی بڑھ کر نہ تھا؟

دوم یہ ایک برکت تھی: "تم پر سلامتی ہو"۔
وہ پوشیدہ دُنیا میں جا چکا تھا، اور اب اُس سے واپس آیا تھا، اور اپنے تئیں اُن پر آشکارا کیا۔
وہ پردہ کے پار اپنے ہی خون کے ساتھ داخل ہوا تھا۔
اپنی قربانی کو پیش کیا، اور کہا، "تمام ہوا"۔
اور جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا، تو یہ اُس کے فدیہ کی قبولیت کی مہر تھی۔

—اب وہ اُن کے پاس آتا ہے—اُس کے ہاتھوں اور پہلو پر مصلوب ہونے کے نشان اب بھی نمایاں ہیں
:اور وہ اُن سے کہتا ہے
— "سلامتی ہو"

گویا یوں فرماتا ہے: "صلح ہو چکی، لڑائی ختم ہوئی؛ جنگ کا خاتمہ، فتح میرا حصہ بنی؛ میرا خونی فدیہ اور میری جلالی
قیامت تم کو خُدا کے ساتھ صلح دے چکی ہے"۔
—یہ ایک برکت تھی، اور ایک اعلان
ایسا اعلان جو اُس نے باپ کی حضوری میں دیکھا اور سنا، اپنی موت کے نتیجہ میں۔

بھی نہ تھا؟ (Fiat) کیا یہ ایک فیصلہ کُن حکم
:فیصلہ ایسا، جیسے خُدا نے تاریکی سے فرمایا
روشنی ہو" — اور روشنی ہوئی۔
— "یہاں شاگرد غم میں تھے، اور یسوع نے فرمایا: "سلامتی ہو
اور تھوڑی ہی دیر میں، سلامتی اُن کے دلوں میں اُتر آئی۔

یسوع ہمیشہ قوت سے کلام فرماتا ہے، کیونکہ وہ خود کلامِ قدرت ہے۔
—وہ خُدا کا کلمہ ہے
، وہی کلمہ جس سے آسمان بنے
وہی کلمہ جو عالم کو سنبھالے ہوئے ہے۔

پس جب وہ یوں فرماتا ہے
، تو یہ نہ محض تمنا ہے
، نہ فقط دُعا
—نہ صرف کسی حقیقت کا اعلان
بلکہ یہ دُعا کی تکمیل، تمنا کا اثبات، اور حقیقت کا نفاذ ہے۔

— "تم پر سلامتی ہو"
، اور دیکھتے ہی دیکھتے
اُنہوں نے وہی سلامتی حاصل کر لی
جو اُس نے اُنہیں بااقتدار طور پر عطا فرمائی۔

بھی تھا؟ (Absolution) لیکن کیا میں اسے ایک اور پہلو سے نہ دیکھوں—یعنی کہ یہ ایک ربائی کا حکم

ذرا سوچو، اور تم دیکھو گے کہ ایسا ہی تھا۔
—یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے اُسے چھوڑ دیا تھا
اُن میں سے ایک نے تو اُس کا انکار بھی کیا تھا۔
ان سب میں کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جو وقت آزمائش میں وفادار ٹھہرا ہو۔

بزدلوں کی مانند، ہر ایک نے اپنی جان بچائی
اور اپنے خُداوند کو تنہا چھوڑ دیا۔
جب وہ کرب میں مبتلا تھا، وہ سوتے رہے۔
جب وہ آگے بڑھا، وہ پیچھے ہٹے۔
ہر شخص اپنے فائدہ کو دیکھ کر اپنے مالک کو تنہا چھوڑ گیا۔

اور اب وہ اُن سے کیا فرماتا ہے؟
کیا وہ مجرموں کی مانند کھڑے تھے؟
کیا وہ اُن پر فردِ جرم عائد کرنے آیا تھا؟
کیا وہ باغیوں کی طرح کھڑے تھے؟
کیا وہ ایک سپہ سالار کی مانند سزا دینے کو آیا تھا؟

!نہیں
"یہ ایک لفظ، "سلامتی
:یوں معلوم ہوتا ہے گویا فرماتا ہے
سب کچھ بھُلا دیا گیا ہے—سب معاف ہو چکا ہے۔"
:میرا پیغام صرف یہی ہے
سلامتی، سلامتی، سلامتی۔

میں تمہاری کمزوریوں کو جانتا ہوں۔
میں تمہارے گہرے پچھتاوے سے واقف ہوں۔
میں جانتا ہوں تمہیں افسوس ہے کہ تم نے میرا ساتھ اُس طرح نہ دیا جیسا چاہیے تھا۔
—اب مزید غم نہ کرو—کم از کم اپنے پچھتاوے سے دل شکستہ نہ ہو
،کیونکہ دیکھو

:میری طرف سے صرف یہی جواب ہے
"میں تمہیں دیتا ہوں اپنا "شالوم"
،اپنی سلامتی
،اپنا نیک کلام
اپنی محبت بھری تحیت۔

—میں نے اپنا ترکہ منسوخ نہیں کیا
،اگر چاہتا تو اپنی آخری وصیت مٹا دیتا
:مگر میں نے کہا تھا
میں تمہیں سلامتی دے جاتا ہوں، اپنی سلامتی تمہیں بخشتا ہوں۔"
،اب، جبکہ میں مردوں میں سے جی اُٹھا ہوں
میں اپنی اُس وصیت کی توثیق کرتا ہوں۔

تم دیکھو گے کہ میں نے تمہیں اپنی محبت سے خارج نہیں کیا۔
،میں، جو قبر پر غالب آیا
،وہی کہتا ہوں جو تمہارے وفاداری بھرے وعدوں کے وقت کہا تھا
جب تم نے کہا تھا: "ہم تیرے ساتھ مر جائیں گے، مگر تجھے چھوڑیں گے نہیں۔"
:میں تمہیں وہی دیتا ہوں جو اُس وقت دیا تھا
تم پر سلامتی ہو۔"

اب، اے عزیزو
میں سمجھتا ہوں کہ ان مختصر خیالات میں بھی بڑی مٹھاس چھپی ہوئی ہے۔
یہ آیت خود ایک خزانہ ہے۔

اب، میرے بھائیو
:دوسری بات مختصراً یہ ہے

||

"کب یسوع اپنے شاگردوں کے درمیان آ کر یوں فرمایا: "تم پر سلامتی ہو؟ :
وہ کب آیا؟
شاید وقت کے غور و فکر میں ہم کو کچھ تسلی حاصل ہو، اور ہم اُمید باندھیں کہ وہ اسی شب ہم سے بھی وہی کلمات فرمائے گا۔

پس، وہ کب آیا؟

اَوّل یہ کہ وہ اُس وقت آیا
جب وہ اُسے پانے کے لائق نہ تھے۔
جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے
—انہوں نے اپنے آقا کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا
بزدلی سے اُس کو چھوڑ دیا۔

مگر باوجود اس کے
کہ اُن میں کوئی ایک بھی نہ تھا
جو یہ سوچ سکتا
:چہ جائیکہ کہہ سکتا
—"میں آقا کی حضوری کا مستحق ہوں"
!تب بھی وہ آیا

آہ، میرا خیال ہے
ہم میں سے بہتیرے اُسی حال میں ہیں۔
گزشتہ ایام پر نظر ڈالیں
تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے
کہ ہم اُس نجات دہندہ کی محبت آمیز حضوری کے لائق ہیں۔

ہم کو کوئی جواز حاصل نہیں
کہ ہم اُس سے توقع کریں۔
—ہم نہایت نالائق ہیں
!ہاں، نہایت نالائق

:مگر یہی تو باعث اُمید ہے
—اُس کی آمد کا انحصار ہمارے لائق ہونے پر نہ تھا
:اُس نے تو اُن کے درمیان آ کر فرمایا
"سلامتی ہو"

اب دیکھو، دوسری بات یہ تھی
کہ وہ نہایت غافل تھے۔
انہوں نے اُس رات اس اُمید پر اجتماع نہ کیا تھا
کہ وہ اُن کے درمیان آ جائے گا۔

یقیناً اُن کی تیاری نہ تھی
،کیونکہ جب وہ آیا

،تو وہ گھبرا گئے
اور سمجھے کہ کوئی رُوح دیکھی ہے۔
سب سے کم وہ اُسی کی آمد کی توقع رکھتے تھے۔

،اے بہن
شاید تُو بھی اِس مقام میں بے تیاری آئی ہے۔
—اپنے دل کی غفلت کا جواز نہ دے
لیکن مایوس بھی نہ ہو
کہ تُو اپنے خُداوند کو دیکھے گی۔

،اے بھائی
تُو پریشانی میں، دل کی ہلچل میں آیا ہے۔
تیری رُوح اُس پر سکون جھیل کی مانند نہیں
جو مثلِ آئینہ آسمان کے ستارے منعکس کرتی ہے۔

،مگر یسوع مسیح آ سکتا ہے
اور پہلے اپنے کلامِ سلامتی سے
،تیرے دل کو ہموار کر کے
پھر اُس میں اپنی صورت کو منعکس کر سکتا ہے۔

—ہاں، ہاں، یہ حق ہے کہ مسیح کے ظہور کے لیے بے تیاری گناہ ہے
،لیکن ہزار ہزار رحمتیں ہوں اُس پر
کہ ہماری بے تیاری اُسے روک نہیں سکتی۔

،میں اُسے دیکھنے کی توقع رکھ سکتا ہوں
اگرچہ میں نالائق ہوں اور نااہل۔

!آ، آ، اے نجات دہندہ، آ
،میں تجھ سے التماس کرتا ہوں
!مجھے نظر انداز نہ کر

،شاید مجھے یہ خوف ہوتا
،کہ تُو مجھے چھوڑ دے گا
اگر میں نے یہ نہ دیکھا ہوتا
کہ اُن گیارہ شاگردوں کی بے تیاری
دروازہ بند کرنے کے لیے کافی نہ تھی۔

!آہ، میری بے تیاری تجھے دُور نہ رکھے

،اور یہ بھی یاد رکھ
کہ ہمارا خُداوند اُس وقت آیا
جب اُنہیں اُس کی سخت ضرورت تھی۔

،وہ جماعت منتشر ہو چکی تھی
،بے ترتیب، بے دل
ہر ایک ایمان چھوڑنے کو تیار تھا۔

،تیسرا دن گزر چکا تھا
،اور وہ اب تک اُس کے جی اُٹھنے پر ایمان نہ لائے تھے
اگرچہ اُنہیں گواہی دی گئی تھی۔

وہ نادان اور دل کے سخت تھے
اور کون جانے، اگلے دن وہ کیا کرتے؟
کیونکہ جو آج بے ایمان ہے
کل کو اور بھی بدتر کام کر سکتا ہے
اگر بدتر ممکن ہو۔

—مگر اُنہیں اُس کی حاجت تھی
—اُنہیں اُس کی ضرورت تھی
اور وہ اُن کے درمیان اُ موجود ہوا۔

!پس، حوصلہ رکھ، اے میرے بھائی
—تجھے اُس کی ضرورت ہے
تو اُس کی توقع رکھ سکتا ہے۔

—اے بہن! تُو اُسے چاہتی ہے
!آہ! کس قدر تُو اُسے چاہتی ہے
!اور میں؟ میں اُسے کس قدر چاہتا ہوں

،اگر اُس کی محبت کی ایک جھلک مجھے حاصل ہو
تو میرے بہت سے گناہ مر جائیں
!اور میری ساری برکتیں تازہ ہو جائیں

طبيب صرف اُس وقت نہیں آتا
—جب اُسے بُلایا جائے
بلکہ جب وہ جانتا ہے
کہ کوئی بیمار اُسے چاہتا ہے۔

نیک طبیب خاص کر ایسا ہی کرتا ہے۔

،یہ ہماری حاجت کا احساس نہیں
بلکہ خود ہماری حاجت ہے
جو اُسے کھینچ لاتی ہے۔

ہمیں اکثر اپنی حاجت کا علم ہی نہیں ہوتا
،جب تک وہ خود آ نہ جائے
اور جب وہ آتا ہے
تو اُس کی حضوری میں ہماری کمی آشکار ہو جاتی ہے۔

،پس، اگرچہ ہم نالائق ہیں
،اور بے تیاری میں ہیں
،مگر چونکہ ہمیں اُس کی ضرورت ہے
ہم اُس کی آمد کی اُمید رکھ سکتے ہیں۔

،اگر ہم اُسے پکاریں
تو وہ ضرور آوے گا۔
،وہ آج کی شب ہمارے درمیان آ کھڑا ہوگا
اور خود اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کرے گا۔

،مزید برآں
وہ وقت ایسا تھا
کہ شاگرد جو کچھ روشنی رکھتے تھے

—اُسے عمل میں لا رہے تھے
یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے۔

،اگرچہ وہ کمزور حالت میں تھے
،مگر وہ جمع ہو چکے تھے
—محبت سے باہم مل بیٹھے تھے
،جیسے کہ خائف بھیڑیں اکٹھی ہو جاتی ہیں
یہ جانے بغیر کہ اور کیا کریں۔

انہوں نے آخر کار ایک دوسرے کے قریب ہونا سیکھ لیا۔
،اور یہی بات
مسیح کے دل کو عزیز ہے۔

—یہ نیکی کی علامت تھی
اس میں اُمید تھی۔

اور ہم نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔
،میں جانتا ہوں
:تو نے دل میں کہا
میں نہیں جانتا"
،کہ میں مسیح کی مدح میں کچھ کر سکوں گا
لیکن میں وہاں جاؤں گا
"جہاں اُس کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔

،اگر میں ستائش نہ بھی کر سکوں"
،تو شاید مجھے برکت حاصل ہو
"اسی لیے۔

،میں جانتا ہوں
تو اکثر سبت کے دن ایسا ہی کرتا ہے۔
:تو ہفتے کے دن کہتا ہے
خدا کا شکر ہے"
،یہ ہفتے کا آخری دن ہے
کہ میں جا سکوں
جہاں میرے بھائی ہیں۔
"اور وہاں جا کر برکت حاصل کروں۔

،خاص کر جب تو دعا کی مجلس میں آتا ہے
:تو تیرا دل گاتا ہے

،وہاں میرے بہترین دوست"
میرے قرابت دار بستے ہیں؛
،وہاں میرا خدا
"میرا نجات دہندہ، سلطنت کرتا ہے۔

،پس
خداوند یسوع کو بھی وہ جگہ پیاری ہے
جہاں ہم اُس کے نام کی خاطر آتے ہیں۔
یہی بات اُسے کھینچ لاتی ہے۔

—سو، یہ ایک اور نیک اُمید ہے
کہ چونکہ ہم یکجا ہوئے
اور یکجا صرف اس لیے ہوئے
کہ جو زندگی ہم میں ہے
،اُسے بیدار کریں
اور جو فضل ہمیں عطا ہوا
،اُسے اُس کے حضور نثار کریں
—اور مزید مانگیں
تو ہم اُس کے دیدار کی اُمید رکھ سکتے ہیں۔

:اور بھی سُن
،جب وہ آیا
تو وہاں بعض لوگ گواہی دے رہے تھے
—کہ انہوں نے اُسے پہچانا
،یعنی عمواس کی راہ پر دو شاگرد
روٹی توڑتے وقت اُس کے دیدار کے گواہ۔
،اور جب وہ دونوں باتیں کر رہے تھے
خُداوند یسوع خود آ پہنچا۔

اب یہاں بھی ایک گواہ کھڑا ہے
جو گواہی دے سکتا ہے
،کہ ایک زندہ نجات دہندہ موجود ہے
،اور واقعی موجود ہے
اور اُس کی محبت ہمارے دلوں میں
رُوح القدس کے وسیلہ سے انتیلی گئی ہے۔

،اور جیسے ہی تُو اُس گواہی کو سُن رہا ہے
—اور بہت سے لوگ دل میں "آمین" کہتے ہیں
میں اُمید رکھتا ہوں
،کہ وہ آج پھر ہمارے درمیان آ کھڑا ہو
:اور رُوحانی زبان میں فرمائے

"!سلامتی ہو تم پر"

—اور آخرکار، اگرچہ وہ کمزور حالت میں تھے
لیکن وہ سب اپنے آقا کی غیر حاضری پر افسردہ تھے۔

مجھے یقین ہے
کہ اُس تمام جماعت میں
کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا
،جس کا دل بوجھل نہ ہو
اور جو غمگین نہ ہو
کہ یسوع اُن کے درمیان نہ تھا۔

،اگر تُو پطرس سے کہتا
"پطرس، کیا تُو اُسے دوبارہ دیکھنا چاہے گا؟"
،تو وہ کہتا
"آہ! کاش اُس کی اُن پیاری آنکھوں کو"
،پھر ایک بار دیکھ لوں
"!اگرچہ میرا دل پھر سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے"

"اور یوحنا یوں کہتا، "آہ! کاش پھر ایک بار مجھے اُس سینہ مبارک پر سر رکھنے کی اجازت ملے، اگر یہ فضل مجھے عطا ہو، اور ہر ایک، اپنے ماضی کی عزیز یادوں کے سیب، یہی کہتا ہائے! ہم نے سب کچھ کھو دیا، جب اُسے کھو بیٹھے۔"

آسمان سے سورج کو اٹھا لے جانا آسان ہے

"مگر مسیح کو ہماری رفاقت کے حلقہ سے لے جانا ناقابل برداشت

،اب اے عزیزو، اے نجات دہندہ کے عاشقو
کیا تم نے اُسے کھوایا؟
،اور کیا اب تم یہ کہہ رہے ہو
"آہ! کاش جانتا کہ میں اُسے کہاں پاؤں؟"

،تو سنو
،ہماری ملی جلی آپیں
،ہماری تمناؤں کا نغمہ
،اُس تک پہنچے گا

،اور وہ آج کی شب ہمارے بیچ آ کھڑا ہو گا
،اور ہم پھر اُس کی حضوری میں شادمانی سے جھکیں گے
،اُسے سجدہ کریں گے

جب بادشاہ اپنی میز پر اپنے لوگوں کے ساتھ تشریف فرما ہو گا۔

،لیکن وقت تیزی سے گزر رہا ہے
:پس میں اب اپنے موعظہ کے باقی حصے کا محض خلاصہ پیش کرتا ہوں

III

اس کا کیا نتیجہ نکلا؟ :

اُس کی ظاہری آمد اور اُس کے سلام اطمینان کے کلام کا کیا نتیجہ نکلا؟ اگر تم گھر جا کر اُس باب پر نظر ڈالو، تو سب سے پہلے یہ دیکھو گے کہ جب یسوع آیا، اُس نے اُن کے تمام شبہات کو دور کر دیا۔ اُس نے اُن سے فرمایا، "تم کیوں گھبرائے ہوئے ہو؟" اور تمہارے دلوں میں یہ خیالات کیوں اُٹھتے ہیں؟

پس اگر وہ اس مجمع میں آج کی شب جلوہ گر ہو، تو یہی وہ کرے گا، جو تم میں سے پریشان حالوں کے لیے ضروری ہے۔

"وہ کہے گا، "تم کیوں گھبرائے ہوئے ہو؟"

— "شاید تم کہو، "شاید اس کی کچھ وجہ ہو گی

"لیکن وہ جواب دے گا، "سب چیزیں مل کر خُدا سے محبت رکھنے والوں کے بھلے کے لیے کام کرتی ہیں۔

"جب تُو پانیوں میں سے گزرے گا، میں تیرے ساتھ ہوں گا؛ اور جب سیلابوں میں سے، وہ تجھ پر طغیانی نہ کریں گے۔"

"اپنی فکریں مجھ پر ڈال دے۔"

"تم کیوں گھبراتے ہو؟"

،پھر وہ تمہارے دلوں کے خیالات کا بھی حساب لے گا،

"یہ خیالات تمہارے دل میں کیوں پیدا ہوتے ہیں؟"

اور شاید تم شرمندہ ہو کر اُن خیالات کا اقرار کرو گے۔

تم نے سوچا، وہ سخت ہے۔

تم نے گمان کیا، اُس نے تمہیں فراموش کر دیا ہے۔

تم نے خیال کیا، وہ سچا نہیں رہا—وہ تم سے محبت نہیں رکھتا۔

تم نے سمجھا، وہ تمہیں چھوڑ دے گا۔

،میں تمہارے تمام خیالات کو شمار نہیں کروں گا،

لیکن وہ خیالات برے تھے۔

اور اگر وہ آج کی رات یہاں ہو،
تو تمہاری رُخساروں پر شرم کی لالی چھا جائے گی
اور تم کہو گے
میں پھر کبھی ایسے خیالات نہ رکھوں گا"
بلکہ اب کہوں گا
"اگرچہ وہ مجھے قتل کرے، تو بھی میں اُس پر توکل رکھوں گا۔"

—ایسے بدگمان خیالات کی ایک ہی دوا ہے
غائب نجات دہندہ کا اہل ایمان کی آنکھوں پر ظاہر ہونا۔

پھر ہمارے خداوند نے اپنے آپ کو آشکار کرنے کا قصد فرمایا۔
—اگرچہ وہ وہاں موجود تھا
مگر ممکن تھا کہ وہ اُن کے قریب ہو
اور وہ اُسے پہچان نہ سکیں۔

سو اُس نے کہا
میرے ہاتھوں اور پاؤں کو دیکھو، کہ میں ہی ہوں؛"
مجھے چھو کر دیکھو
"کیونکہ روح کے گوشت و ہڈی نہیں ہوتے، جیسے تم مجھ میں دیکھتے ہو۔

پھر اُس نے اپنی انسانی مشابہت اور زمین سے تعلق کا ثبوت دیا
کیونکہ اُس نے بھنی ہوئی مچھلی اور شہد کی چھتے میں سے کھایا
اور اُن کے سامنے کھایا۔

ایسا ہی وہ آج کی شب بھی کرے گا۔
اگر وہ یہاں موجود ہو
تو تمہارے دہدہ دل پر اگر پردے ہوں
تو وہ اُسے ہٹا دے گا۔

وہ سخت ترازو جو زمینی دل پر پڑے ہوں
وہ انہیں بھی توڑ ڈالے گا۔

آہ! میرے بھائیو
میں نے بار بار محسوس کیا ہے
کہ جب میرے دل کا پتھر ہٹایا گیا
!تو کیسا نرم و لطیف احساس ہوا

میں نے خود کبھی کبھی اُس میز پر بیٹھ کر
تمہیں روٹی اور مے دیتے ہوئے
یہ آرزو کی ہے کہ کاش میں فقط اُس میز کے نیچے ایک کتا ہوتا
تاکہ ایک ریزہ جو گرے، اُسے ہی پا لیتا۔

اور یکایک
میں نے اُس کی قربت کو محسوس کیا
اور ناقابل بیان خوشی سے جھوم اُٹھا۔

اکثر اوقات منادی کرتے وقت
جب میرا دل گویا ایک منجمد ندی کی مانند تھا
تو اُس کے فضل نے اُسے پگھلا دیا۔

،کیا یہ وہی نہیں
،جو دلہن نے کہا
ابھی مجھے خبر نہ ہوئی تھی"
کہ میری جان نے مجھے عمدی ندیب کے رتھوں کی مانند کر دیا؟

یہ اُسی کی حضوری ہے
جو ہمیں زندہ کرتی ہے۔

پس ہر ایک یہ دعا کرے
،اے خُداوند"
اپنے کلام کے موافق مجھے زندہ کر۔
،تو خود، جو کلام ہے
،میرے قریب آ
،تو میں تجھے پہچانوں گا
،تجھے گلے لگاؤں گا
،تجھ میں شادمان ہوں گا
"اسی شب۔

،پھر اگلا کام جو ہمارے نجات دہندہ نے کیا
وہ تھا اُن کی سمجھ کو روشن کرنا۔

تم غور کرو کہ
اُس نے اُن کی سمجھ کو کھولا
تاکہ وہ کلام کو سمجھ سکیں۔

مسیح کے قریب ہونا ایک تربیت ہے۔
،یسوع کے قرب میں آؤ
تو جان پاؤ گے
کہ "جسم مسیح" ہی اصل درسگاہ ہے۔

،جس نے "جسم مسیح" کو جانا
—اُس نے "الہیات کا بدن" جانا
خدا کے کلام کی سچی الہیات۔

،جس نے اُسے جانا
اُسے فہم عطا ہوا۔

اپنی تمام حاصل کردہ چیزوں کے ساتھ فہم بھی حاصل کر۔ اور یہ فہم تجھے اُسی سے ملے گی، کیونکہ وہی حکمت ہے۔
کیا وہ راستی نہیں؟ اور کیا وہ مجسم حکمت نہیں؟
اُسی کے ساتھ خُدا نے صلاح کی، اُس وقت بھی جب زمین ابھی نہ بنی تھی۔

،کتابِ مقدس کے مطالعہ سے بڑھ کر کوئی مطالعہ فائدہ مند نہیں
،مگر جب ہم اُسے مسیح کے ساتھ کھولتے ہیں
،اور وہ خود ان صفحات کو ہمارے لیے پلٹتا ہے
تب وہ کلام رُوح بخشتا ہے۔

پھر، اگلا کام یہ تھا کہ اُس نے اُن کی یادداشت کو تازہ کیا۔
،شاید مجھے اسے پہلے ذکر کرنا چاہیے تھا
کیونکہ یہ واقعہ سب سے پہلے رونما ہوا۔

”اُس نے اُن سے فرمایا
”یہی وہ باتیں ہیں جو میں نے تم سے کہی تھیں۔“

”شاید آج کی شب، اگر یسوع یہاں موجود ہو
تو تم اُن اوقات کو یاد کرو گے
—جب تم نے اُسے پہلے دیکھا

ہم اُس کے پچھلے ظہوروں کو یاد کریں“
”جب ہم اُس کے ساتھ مقدس پہاڑ پر تھے۔

ہاں، تم کہو گے جب یسوع یہاں ہے
”مجھے یاد ہے“
تیری منگنی کی محبت مجھے یاد ہے۔
مجھے وہ شیریں گھڑیاں یاد ہیں
”جب میں تیرے لوگوں کے ساتھ تھا
اور میرا دل تیری محبت میں جلتا تھا۔“

”تم، اے مسیح میں سفید ریش بزرگو
—تم پیچھے مڑ کر دیکھو گے
—شاید پچاس برس پیچھے
اور تمہیں یاد آئے گا
جب پہلی بار یسوع نے تمہارے دل میں جھانکا۔

!مبارک یادیں
”سب کچھ مٹ جائے
”پر مسیح کی نشانیاں
—اُس کی حضوری کی روایتیں جو میری روح پر نقش ہوئیں
”انہیں میں سال بہ سال سناتا رہوں گا
”ہمیشہ اُنہیں قلمبند کروں گا۔

یاد کو درست کرنے کا اِس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں
کہ مسیح کی حضوری
فی الحال، اِسی لمحہ موجود ہو۔

”اور اے عزیزو
”اِس سب کے علاوہ
نجات دہندہ کا یوں ظاہر ہونا
”اُن کی اصل حیثیت کو بھی اُن پر واضح کرتا ہے
”کیونکہ اُس نے فرمایا
”کہ تم ان باتوں کے گواہ ہو۔

جب اُنہوں نے اُسے دیکھا
تو اُنہوں نے محسوس کیا
”کہ وہ فقط دیکھنے والے نہ تھے
بلکہ وہ گواہ اور شہادت دینے والے تھے۔

میری اُمید ہے کہ
—ہم آج کی شب یہ محسوس کریں گے
”کہ ہم اپنی نشستوں سے
”اور افکار کی میز سے اُٹھ کر
”یہ کہیں

میں نے خُداوند کو دیکھا"
اور اب میں اپنے گھرانے میں اُس کا گواہ ہوں گا؛
عدالت میں، گلی میں
—یا شہر میں جہاں میں بستا ہوں
میں اُس کی گواہی دوں گا۔

کیا میں اُس کو دیکھ کر
چپ رہ جاؤں؟
!ہرگز نہیں

اُس کی حضوری نے میرے لب کھول دیے ہیں
تاکہ میں اُس کی تعریف بیان کروں۔

میں خُداوند کی قوت سے چلوں گا
اور اُس کی صداقت کا ذکر کروں گا
"ہاں، فقط اُسی کی صداقت کا۔

اور آخر میں
وہ مبارک حضوری ایک عظیم خوشی لے کر آئی
،اگرچہ وہ خوشی حیرت سے ملی جلی تھی
،اور ہم پڑھتے ہیں
"وہ خوشی سے ابھی تک ایمان نہ لائے تھے۔"
وہ نہایت شادمان ہوئے۔

اگر تم نے اُنہیں اُس مکان میں داخل ہوتے دیکھا ہوتا
،اور پھر اُنہیں نکلتے دیکھا ہوتا
تو تم پہچان نہ سکتے
کہ یہ وہی اشخاص ہیں۔

نہ وہ مالدار ہوئے
،نہ تندرست تر
—نہ زیادہ عزت پائے
،پر اُنہوں نے خُداوند کو دیکھا
اور وہ خوش ہو گئے۔

یوحنا کی روایت ہے
پس شاگرد اُس وقت خوش ہوئے "
"جب اُنہوں نے خُداوند کو دیکھا۔

!آہ

آج یہاں نغمہ ہو گا۔
تمہارے دلوں میں سر گونجے گا۔
تم مسرت سے اپنے گھر کو جاؤ گے
اگر یسوع مسیح آ جائے۔

!آ، اے پیارے آقا
تو نے ہمارے لیے خون بہایا۔
—تو نے ہم سے ازلی محبت رکھی
،جو ہم مانگتے ہیں
وہ تو تیرے جلال کے مقابل فقط ایک چھوٹی سی بات ہے۔

تیرا رشتہ ہم سے تجھے باندھتا ہے
کہ تُو یہ عطا کرے۔

تُو اپنے ہی جسم سے اجنبی نہ ہو گا۔
تُو اپنے بدن کے اُن اعضا سے چھپ نہ جائے گا
جو تیری ہڈیوں اور گوشت کا حصہ ہیں۔

،تیری خوشی آدمزادوں کے ساتھ تھی
اور تُو تبدیل نہ ہوا۔

،آہ! اگر کبھی تُو نے اپنے آپ کو ظاہر کیا ہو
تو ہمیں آج کی شب ظاہر ہو جا۔

اپنی حضوری کے جلال سے
ہمیں نرم کر دے۔

اپنی محبت کی لا زوال شان سے
،ہمیں پگھلا دے

اور ہم تجھے سجدہ کریں گے
اور ابدالآباد تیرا نام مبارک کہیں گے۔

اب میں نے تم میں سے اُن سے کچھ نہ کہا
،جو اُسے نہیں جانتے
—لیکن میں آخر میں یہ الفاظ کہوں گا

—اُس کی قیمت
،اگر سب قومیں اُس کی قیمت جانتیں"
!"تو یقیناً ساری دنیا اُس سے محبت کرتی

خُدا تمہیں برکت دے۔
آمین۔

تفسیر بہ قلم سی۔ ایچ۔ اسپرچن
زبور 32؛ یوحنا 17

زبور 32

داؤد کا مَسْكِيْل زبور" — یعنی ایک تعلیم آموز زبور — "مَسْكِيْل"۔
گمان ہے کہ داؤد نے یہ اُس وقت لکھا جب وہ معافی پا چکا تھا اور خُدا کے فضل میں بحال ہو چکا تھا۔
ہم اسے اپنی زندگی کے تجربے کے طور پر بھی پڑھ سکتے ہیں، خواہ وہ توبہ کا لمحہ ہو یا گناہ کے بعد بحالی کا۔

:آیات 1 تا 2

مبارک ہے وہ شخص جس کی خطا بخش دی گئی، جس کا گناہ ڈھانپ دیا گیا۔
مبارک ہے وہ انسان جس کی بدکاری خُداوند شمار نہیں کرتا، اور جس کے دل میں مکر نہیں۔

دو بار وہ "مبارک" کہتا ہے۔
،اُس نے گناہ کا بوجھ محسوس کیا تھا
،اُس کی جان سخت غمگین ہوئی
،مگر جب نائن اُس کے پاس خُداوند کے کلام کے ساتھ آیا

، "خداوند نے تیرا گناہ دُور کر دیا، تُو مرے گا نہیں"
تو وہ اپنے آپ کو دوبرا مبارک ٹھہراتا ہے۔

،مبارک وہ شخص نہیں جس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو
بلکہ وہ جو گناہ کرنے کے بعد معاف کیا گیا ہو۔
،نہ وہ جس میں گناہ نہ ہو
بلکہ وہ جس کا گناہ ڈھانپا گیا ہو۔

!عجیب لفظ

،انگریزی اور عبرانی دونوں میں ایک سا آہنگ
— "وہ مقدس" گُفَر
،وہ پردہ جو گناہ کو چھپا دیتا ہے
!حتیٰ کہ خُدا کی نظر سے بھی
!عظیم کارنامہ
!مبارک ہے وہ شخص جو اُس الہی پردہ پوشی کو جانتا ہے

،مبارک"، وہ کہتا ہے"
،وہ شخص ہے جس کی بدکاری خداوند شمار نہیں کرتا"
"اور جس کے دل میں مکر نہیں۔

داؤد کا دل گناہ کے بعد چالاکوں سے بھر گیا تھا۔
— تم جانتے ہو وہ چالاکیاں جو اُس نے گناہ چھپانے کو آزمائیں
وہ خُدا پر بھی اپنے فریب آزمانا چاہتا تھا۔

لیکن یہ سب احمقانہ اور ہلاکت خیز تھا۔
،اُسے سکون نہ ملا
نہ خوشی۔

،بعض نے کہا کہ داؤد نو مہینے تک بے حس رہا
مگر ایسا نہ تھا۔

،وہ شدید حساس، افسردہ اور بے چین رہا
اور ادھر ادھر کی راہیں اختیار کر کے
اپنا گناہ اور مکر چھپانا چاہتا تھا۔
وہ کامیاب نہ ہو سکا۔

،اُسے اپنا دل خُدا کے سامنے کھول دینا چاہیے تھا
،اور اپنے کج روی کے راستوں کو ترک کر دینا چاہیے تھا
اپنے آپ کو جواز دینے کی کوشش چھوڑ دینی چاہیے تھی۔

،جب اُس نے مکر بھی چھوڑا اور گناہ بھی
تب اُسے دُہری برکت ملی۔
"!مبارک، مبارک"

،اگر تم میں سے کوئی خُدا اور انسان کے ساتھ ٹیڑھی چال چل رہا ہے
تو اُسے ترک کرو۔

میں نہیں جانتا کہ کوئی چیز تمہیں اِس راستے سے واپس لا سکتی ہے
بجز اِس کے کہ تم مسیح کے قیمتی خون اور خُدا کے فضلِ کامل سے
آزاد اور کامل معافی کو جان لو۔

— یہ دونوں چیزیں — گناہ اور مکر
،اکٹھی آتی ہیں،

اور اکٹھی ہی جاتی ہیں۔
جب گناہ معاف ہوتا ہے
تو مکر بھی مر جاتا ہے۔

اب سنو کہ داؤد کو کیا محسوس ہوتا تھا
جب وہ گناہ سے آلودہ تھا
:اور ابھی خُدا کے حضور راست نہ ہوا تھا

:آیت 3

جب میں چپ رہا،
تو میری ہڈیاں دن بھر کے کراہنے سے بوڑھی ہو گئیں۔

ایک نگاہ شہوت
— اور بت سب کے ساتھ گناہ
اُس لمحے کا لطف کہاں گیا
جب اُس کے بدلے اُسے یہ سب سہنا پڑا؟

ایسا کراہنا کہ جیسے ہڈیاں گل سڑ گئی ہوں
اور اُس کا دل ایسا بوجھل ہو جیسے وہ مرنا چاہتا ہو۔

:آیت 4

کیونکہ دن رات تیری ہاتھ کی سختی مجھ پر رہی؛
میری تراوت گرمیوں کی خشکی میں بدل گئی۔ سیلہ۔

جب وہ دعا کرتا
تو وہ دعا سوکھ چکی ہوتی۔
جب وہ مزمور گاتا
تو وہ نغمہ خشک ہوتا۔
جب وہ کوئی نیکی کرتا
— وہ نیکی بھی پڑمردہ ہوتی
کیونکہ خُدا کا رُوح اُس میں نہ تھا۔

اُس کی رطوبت اُس میں سے نکل گئی تھی
گرمیوں کی مانند وہ خشک ہو گیا تھا
اور داؤد کے ملک میں گرمی سخت پیاسی ہوتی تھی۔

ہر انسانی چیز اُسے بے امید دکھائی دیتی
— گھاس خاک میں بدل جاتی
اُسی طرح وہ بھی ہو گیا تھا۔

اگر تُو گناہ میں پڑے گا
تو یہی تیرے ساتھ بھی ہوگا۔
اگر تُو خُدا کا سچا فرزند ہے
تو خُدا تیری تمام خوشی چھین لے گا
تیرے دل کی ساری رطوبت خشک کر دے گا
اور تُو ایک خشک و بے جان شے بن جائے گا۔

— "سیلہ"

تھہر
نغمہ میں وقفہ لے
کیونکہ وہ اب بہت پست سُر پر آ چکا ہے۔

اب وقت ہے
کہ برہم کے تاروں کو کس کے
کچھ میٹھے اور بلند نغمے چھیڑے جائیں۔

5

۔ میں نے اپنا گناہ تجھ پر ظاہر کیا اور اپنی بدکاری کو نہ چھپایا؛ میں نے کہا، "میں خُداوند کے حضور اپنی خطاؤں کا اقرار کروں گا،" اور تُو نے میرے گناہ کی بدکاری کو معاف کر دیا۔ سیلہ۔

وہ اقرار تک آ پہنچا—پورا، خود رو، بلا جھجک۔
"یہ پختہ ارادہ تھا: "میں نے کہا، میں اپنی خطاؤں کا اقرار کروں گا۔
یعنی کچھ نہ چھپانا،
گناہ کو پہچاننا
اور خُداوند کو کہنا
"میں اسے دیکھتا ہوں"
اور دکھ، رنج و افسوس سے اُس کا اقرار کرنا۔

کیا ہی عجیب کلام ہے:
"میں نے کہا، میں اقرار کروں گا، اور تُو نے معاف کر دیا"
—خُدا نے گناہ کو دُور کر دیا
ہاں، نہ صرف گناہ
—بلکہ "گناہ کی بدکاری
!جیسے بڑی نکالی جائے اور اُس کا گُودا بھی

—"تُو نے میرے گناہ کی بدکاری کو معاف کر دیا"
یہ سب کچھ جاتا رہا، مکمل طور پر مٹا دیا گیا۔
خُدا کے فضل کے ایک ہی ضرب سے گناہگار معاف ہوا۔

سیلہ — ایک اور توقف
آسمانی سازوں میں ایک اور وقفہ۔

6

۔ اسی سبب سے ہر دیندار تیرے حضور اُس وقت دعا کرے گا، جب تُو مل سکتا ہے؛ یقیناً بڑی بڑی سیلابی لہریں اُس کے نزدیک نہ آئیں گی۔

—اسی لیے—ہاں، اسی فضل کے سبب
ہر راستباز تیرے حضور دعا کرے گا
اُس وقت جب تُو ملنے کے لیے قریب ہے۔
—معاف کرنے والا خُدا تلاش کیا جائے
اُس کی رحمت کی عظمت میں کشش ہے۔
راستباز، خواہ لغزش کھا چکے ہوں
پھر بھی رجوع کریں گے
اور معافی کی تلاش کریں گے۔

"بڑی بڑی سیلابی لہریں اُس کے نزدیک نہ آئیں گی۔"
راستباز انسان محفوظ ہے
جب زمین پر سیلاب اُمنڈتے ہیں۔

داؤد کے ملک میں ندی نالے اچانک دریا بن جاتے تھے
سیلاب آتا
بغیر پیشگی انتباہ کے۔

مگر یہاں وہ کہتا ہے
"وہ آئیں گی، پر نزدیک نہ ہوں گی۔"

اگر تُو گناہ کے دن میں خُدا کے پاس گیا
اور معافی پائی
تو جس نے گناہ کو دُور کیا
وہ دکھ کو بھی دُور کرے گا۔

7

- تُو میری پناہ گاہ ہے؛ تُو مجھے مصیبت سے محفوظ رکھے گا؛ تُو مجھے ربائی کے نغموں سے گھیر لے گا۔ سِیلہ۔

تُو میری پناہ گاہ ہے!" — کیا ہی قیمتی کلمات
"نہ کہ" تُو ایک پناہ گاہ ہے
"بلکہ" تُو میری پناہ گاہ ہے

وہ جو دشمنوں سے گھرا ہو
"نہیں کہتا،" وہاں کوئی پناہ گاہ ہے
بلکہ دوڑ کر اُس میں جا چھپتا ہے۔

اے پیارو
آج صبح اپنی پناہ گاہ کی طرف دوڑو
— ہر وہ شخص جو مسیح میں حصہ رکھتا ہے
دوڑو اور کہو
"تُو مجھے مصیبت سے محفوظ رکھے گا"

— داؤد اب گرجنے سے گانے تک آ پہنچا
سارا دن وہ کراہتا رہا
اب سارا دن وہ نغمے گاتا ہے۔

وہ چاروں طرف سے نغموں سے گھرا ہے
اُس کا دل شادمان ہے
— اور وہ پھر سے "سِیلہ" کہتا ہے
کیونکہ اُس نے خوشی سے ساز کے تار بجائے ہیں
اور اب انہیں دوبارہ ہم آہنگی درکار ہے۔

8

"- میں تجھے تعلیم دوں گا اور اُس راہ کی ہدایت کروں گا جس میں تُو چلے گا؛ میں تجھے اپنی آنکھ سے رہنمائی دوں گا۔"

— اب کلام کرنے والا بدل گیا ہے
"میں تجھے تعلیم دوں گا۔"

میں نے تجھے معاف کیا ہے
اب میں تجھے راہ دکھاؤں گا۔

"میں تجھے سکھاؤں گا، اور راہ میں چلنے کی ہدایت کروں گا۔"
میں نے تجھے راہ پر واپس لایا ہے
اب تجھے راہ پر چلنے کی حکمت دوں گا۔

"میں تجھے اپنی آنکھ سے رہنمائی دوں گا۔"
تیری آنکھ تجھے بھٹکا سکتی ہے
مگر میری آنکھ تجھ پر لگی رہے گی
اور میں تجھے راستہ دکھاؤں گا۔

9

- گھوڑے یا خچر کی مانند نہ ہو، جن میں فہم نہیں، جن کے منہ کو لگام و مہار سے قابو میں لانا پڑتا ہے، ورنہ وہ تیرے نزدیک نہ آئیں۔

—گھوڑے یا خچر کی مانند نہ بنو
نہ صرف داؤد
بلکہ تم سب کو کہا گیا ہے۔

اگر خدا تمہیں راہ دکھائے
تو اُس کی رہنمائی قبول کرو۔

اگر وہ تمہیں تعلیم دے
تو تعلیم پذیر بنو۔

اگر وہ تم پر مہربان ہو
تو تم بھی اُس پر مہربان رہو۔

10

- شریر کے لیے بہت سی مصیبتیں ہیں؛ لیکن جو خداوند پر توکل کرتا ہے، اُسے رحمت گھیر لے گی۔

"!شریر کے لیے بہت سی مصیبتیں ہیں"
—داؤد نے یہ سچ جانا
اُس کے گناہ نے لمحاتی لذت دی
مگر دائمی دکھ کا باعث بنا۔

لیکن جو خداوند پر توکل کرتا ہے
رحمت اُسے چاروں طرف سے گھیر لے گی
—جیسے محافظ دستہ
خدا اُس پر مہربان ہوگا
اُسے چھوڑے گا نہیں
اگر وہ امید خدا پر رکھے۔

11

!- خداوند میں شادمان ہو، اے راستبازو، اور خوشی مناؤ؛ اور تم سب جو دل کے راست ہو، للکار کر گاؤ

اب انجام کی صدا ہے
 اے راستبازو، خوشی سے جھومو
 خُداوند میں شادمان رہو
 اے دل کے سیدھے لوگو
 گاؤ، للکار کے گاؤ
 کیونکہ اُس کی رحمت ابدی ہے
 اور اُس کی معافی بے پایاں

خُداوند میں شادمانی اور عیدی حیات کا مکاشفہ

"خُداوند میں شادمان ہو، اور اے راستبازو خوشی مناؤ"
 شادمان ہو
 "مگر کوئی کہے،" ہمیشہ خوشی ممکن نہیں۔
 "سن، کلام کہتا ہے: "خُداوند میں شادمان ہو
 کیونکہ اُس میں خوشی کا سرچشمہ ہمیشہ یکساں ہے۔
 اے راستبازو، خوشی مناؤ
 بلند آواز سے خوشی کا نعرہ لگاؤ

وہ شخص جو کبھی خاموش تھا
 اب نعرہ زن ہو چکا ہے
 کیا یہ شادمانی بجا نہیں؟
 — دو بار مبارک ٹھہرا
 پہلی اور دوسری آیت میں
 پھر اُسے معافی ملی
 ربائی بخشی گئی
 — اور وہ رحمت سے گھر گیا
 تو کیوں نہ وہ خوشی منائے؟

"خوشی سے للکارو، اے دل کے راست لوگو"
 خُداوند اپنے کلام کے مطالعہ میں تمہیں برکت دے

یوحنا 17 باب

1

- یسوع نے یہ باتیں کہیں، اور آسمان کی طرف اپنی آنکھیں اٹھا کر کہا، "آے باپ! وہ گھڑی آ پہنچی؛ اپنے بیٹے کو جلال دے، تاکہ بیٹا بھی تجھے جلال دے۔"

2

"- چنانچہ تُو نے اُسے تمام بشر پر اختیار دیا ہے تاکہ جنہیں تُو نے اُسے دیا ہے، اُنہیں وہ حیاتِ ابدی دے۔"

:یہاں دونوں عقائد موجود ہیں
 عام نجات—کیونکہ اُسے تمام بشر پر اختیار دیا گیا۔
 اور خاص نجات—کیونکہ حیاتِ ابدی اُنہیں دیتا ہے جنہیں تُو نے اُسے دیا ہے۔

3

- اور حیاتِ ابدی یہی ہے کہ وہ تجھے، جو تنہا سچا خُدا ہے، اور یسوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے، پہچانیں۔

خُدا کو پہچاننا، اُس کے ساتھ واقفیت
 اُسے محبت سے جاننا
 اُس کی رفاقت میں قائم رہنا
 !یہی ہے حیاتِ ابدی
 اور خُدا کو مسیح یسوع میں پہچاننا
 یہی نجات ہے، حقیقی اور کامل۔

4

"میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا؛ میں نے وہ کام پورا کیا جو تُو نے مجھے دیا تھا کہ کروں۔"

—ایسا کوئی اور انسان نہ کہہ سکا
 نہ آدم اپنی معصومیت میں
 کیونکہ اُس کا کام ناتمام رہا
 اور وہ گناہ سے بگڑ گیا۔

نہ کوئی مقدس بزرگ
 جو مرتے وقت کہتا
 "میں نے وہ کام پورا کیا جو تُو نے مجھے دیا تھا۔"
 نہیں، اُن کے کام میں کمی رہی
 کئی تمنائیں باقی
 اور کئی خامیاں جو درست کی جاتیں۔

—مگر ہمارا خُداوند
 —انسان سے بڑھ کر
 اعلیٰ مقام پر پہنچتا ہے
 "اور کہتا ہے: "میں نے وہ کام پورا کیا۔"

5

"اور اب، اے باپ! مجھے اپنے ساتھ اُس جلال سے جلال دے جو دنیا کے ہونے سے پہلے تیرے ساتھ میرا تھا۔"

میں نے اپنا جلال اتار کر تیرے خادم کی صورت اختیار کی"
 اب مجھے پھر میرے جلالی لباس پہنا دے۔
 جب میں موت کی نہر کو پار کر لوں
 "تو مجھے پھر اپنے دربار میں واپس لا۔"

—یہ دُعا اپنے لیے ہے
 لیکن اب وہ اپنے لوگوں کے لیے دُعا کرتا ہے۔

6

"میں نے تیرے نام کو اُن لوگوں پر ظاہر کیا جنہیں تُو نے مجھے دنیا میں سے دیا؛ وہ تیرے تھے، اور تُو نے مجھے دیے، اور انہوں نے تیرا کلام مانا۔"

7

"اب وہ جان گئے کہ جو کچھ تُو نے مجھے دیا وہ سب تیرے ہی پاس سے ہے۔"

وہ مجھے محض ایک بشر اور انسانی اُستاد نہیں سمجھتے
 نہ ہی ایک بے اختیار پیغامبر
 بلکہ وہ جانتے ہیں کہ
 باپ اور بیٹے میں کامل یگانگت ہے۔

"جو کچھ تُو نے مجھے دیا، وہ سب تیرے ہی پاس سے ہے۔"

8

- "کیونکہ جو باتیں تُو نے مجھے دی تھیں، وہ میں نے اُن کو دے دیں، اور انہوں نے اُنہیں قبول کیا؛ اور سچ جانا کہ میں تجھ سے نکلا، اور ایمان لائے کہ تُو نے مجھے بھیجا۔"

—ان الفاظ میں گہرائیاں ہیں
 ،الفاظ سادہ
 مگر معانی بے پایاں۔

ایک عظیم جرمن عالم نے کہا:
 "میں یوحنا 17 پر وعظ نہیں کرتا"
 کیونکہ زیادہ تر ایماندار
 اس کی گہرائیوں کو نہیں پا سکتے۔

اور جب وہ مرنے لگا
 ،تو یہی باب اُسے تین بار پڑھ کر سنایا گیا
 پھر وہ ابدی نیند سو گیا۔

—یہ باب ایک دُنیا ہے
 ،بہیدوں سے بھرپور
 ،مگر اُن کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں
 یہ روشنی ہے جو عدم کے پردے چیر دیتی ہے۔

9

"میں اُن کے لیے دُعا کرتا ہوں؛ دنیا کے لیے دُعا نہیں کرتا، بلکہ اُن کے لیے جو تُو نے مجھے دیے، کیونکہ وہ تیرے ہی ہیں۔"

،مسیح کی ایک شفاعت ایسی ہے جو تمام دنیا کے لیے ہے
 لیکن اُس کی مخصوص، مؤثر، اور پسندیدہ شفاعت صرف اُس کے اپنے لوگوں کے لیے ہے۔
 یہ وہ صداقت ہے جو اکثر دلوں کو رنجیدہ کرتی ہے؛
 وہ برداشت نہیں کر پاتے کہ خُدا اپنے فضل کی تقسیم اپنی مرضی سے کرے۔
 ؛مگر یوں ہی حق قائم ہے

"میں اُن کے لیے دُعا کرتا ہوں؛ دنیا کے لیے نہیں، بلکہ اُن کے لیے جو تُو نے مجھے دیے، کیونکہ وہ تیرے ہیں۔"

10

"اور جو کچھ میرا ہے وہ تیرا ہے، اور جو تیرا ہے وہ میرا؛ اور میں اُن میں جلال پایا گیا ہوں۔"

11

"اور اب میں دنیا میں نہیں رہا، لیکن یہ دنیا میں ہیں، اور میں تیرے پاس آتا ہوں۔"

—چنانچہ وہ تنہا رہ جائیں گے
 ،چرانے والا چرواہا جدا ہو جائے گا

اور وہ یتیموں کی مانند ہوں گے،
جن کا محبوب رفیق اُن سے رخصت ہو گیا ہو۔

11

"۔ اے قدوس باپ! اُن کو اپنے نام میں محفوظ رکھ، جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے، تاکہ وہ ایک ہوں، جیسے ہم ہیں۔"

12

"جب تک میں اُن کے ساتھ دنیا میں رہا، میں نے اُنہیں تیرے نام میں محفوظ رکھا؛ جنہیں تُو نے مجھے دیا، اُن میں سے کوئی
"ہلاک نہ ہوا، سوا اُس ہلاکت کے فرزند کے، تاکہ کتاب پوری ہو۔"

13

"۔ اور اب میں تیرے پاس آتا ہوں، اور یہ باتیں دنیا میں کہتا ہوں تاکہ وہ میری خوشی اپنے اندر پوری رکھیں۔"

وہ صرف حفاظت ہی کی دعا نہیں کرتا،
بلکہ یہ بھی مانگتا ہے کہ وہ تسلی پائیں
اور اُس کی خوشی سے معمور ہو جائیں۔

!اے غمزہ دلو
—اپنے فدیہ دینے والے کا کلام سنو
"تاکہ میری خوشی اُن میں پوری ہو جائے"
اور شک نہ کرو کہ یہ دعا ضرور قبول ہوئی۔

14

"میں نے اُنہیں تیرا کلام دیا؛ اور دنیا نے اُن سے عداوت رکھی، کیونکہ جیسے میں دنیا کا نہیں، ویسے ہی وہ بھی دنیا کے
"نہیں۔"

اگر کوئی تم سے مسیح کے سبب دشمنی نہ رکھے،
تو خود سے پوچھو، کیا تم سچ میں اُس کے پیرو ہو؟
اگر تم زمانے کے رُخ پر بہتے ہو
تو کیا اُس مسیح کے پیرو ہو سکتے ہو
جو آدمیوں کی طرف سے ٹھکرایا گیا؟

15

"۔ میں یہ نہیں مانگتا کہ تُو اُنہیں دنیا سے اٹھا لے، بلکہ یہ کہ تُو اُنہیں شریر سے محفوظ رکھ۔"

—مسیح کی دعا یہ نہ تھی کہ وہ خاندانوں یا صومعوں میں جا چھپیں
:نہیں، اُس کا کلام ہے
"نہیں کہ تُو اُنہیں دنیا سے نکال لے، بلکہ کہ اُنہیں بُرائی سے بچا رکھ۔"

"۔ وہ دنیا کے نہیں، جیسے میں دنیا کا نہیں۔ ۱۶"

17

"۔ اُنہیں اپنے سچ سے پاک کر؛ تیرا کلام سچائی ہے۔"

18

"۔ جیسے تُو نے مجھے دنیا میں بھیجا، ویسے ہی میں نے بھی اُنہیں دنیا میں بھیجا۔"

19

"۔ اور اُن کی خاطر میں اپنے آپ کو پاک کرتا ہوں، تاکہ وہ بھی سچائی کے وسیلہ سے پاک کیے جائیں۔"

میں اپنے آپ کو الگ کرتا ہوں"
وقف کرتا ہوں
—مقدس ٹھہراتا ہوں
"تاکہ وہ بھی سچائی سے مقدس ٹھہریں۔

20

"۔" اور میں صرف ان ہی کے لیے دُعا نہیں کرتا، بلکہ اُن کے لیے بھی جو ان کے کلام سے مجھ پر ایمان لائیں گے۔

21

۔ "تاکہ وہ سب ایک ہوں، جیسے تُو اے باپ! مجھ میں ہے اور میں تجھ میں؛ ویسے ہی وہ بھی ہم میں ایک ہوں، تاکہ دنیا یقیناً
"کرے کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔"

ہمارے نجات دہندہ کو معلوم تھا
—کہ ہم فرقوں میں بٹنے کے کتنے مائل ہیں
پس وہ بار بار دعا کرتا ہے کہ ہم ایک ہوں۔

پس اے ایماندارو
مسیحی محبت کا جذبہ فروغ دو؛
اگر اختلاف ہوں بھی
تو تمہاری وجہ سے نہ ہوں۔

ایمان کے لیے سرگرمی سے کوشش کرو
مگر ساتھ ہی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔

22

"۔" اور جو جلال تُو نے مجھے دیا، میں نے اُنہیں دے دیا، تاکہ وہ ایک ہوں، جیسے ہم ایک ہیں۔

23

۔ "میں اُن میں، اور تُو مجھ میں؛ تاکہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں، اور دنیا جان لے کہ تُو نے مجھے بھیجا، اور اُن سے محبت
"رکھی، جیسے تُو نے مجھ سے محبت رکھی۔"

—یقیناً یہ فقرہ اُس دعا کی چوٹی ہے
یہ کلمات کسی بلند پہاڑ کی مانند
—افق کے پار بلند بوتے دکھائی دیتے ہیں
"تُو نے اُن سے ویسی ہی محبت رکھی، جیسی مجھ سے رکھی۔"

اے ایماندار
تُو اس کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتا
مگر ایمان رکھ
—کہ جس طرح باپ بیٹے سے محبت رکھتا ہے
اسی طرح
بغیر آغاز کے
بغیر پیمائش کے
بغیر تبدیلی کے
—بغیر انجام کے
وہ تجھ سے بھی محبت رکھتا ہے۔

"!تُو نے اُن سے محبت رکھی، جیسے تُو نے مجھ سے محبت رکھی"

24

- "اے باپ! میری مرضی یہ ہے کہ جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے، وہ بھی جہاں میں ہوں، میرے ساتھ ہوں، تاکہ میرا جلال جو تُو نے مجھے دیا ہے، دیکھیں؛ کیونکہ تُو نے بنائے عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی۔"

—یہ ہے اُس کی خواہش
وہ چاہتا ہے کہ اُس کے اپنے اُس کے ساتھ ہوں
اور اُس کے اُس جلال کا نظارہ کریں
جو اُسے اُس ازلی محبت کے سبب ملا
جو ابدالآباد سے باپ نے اُس سے رکھی۔

25

- "اے باپ راستباز! دنیا نے تجھے نہ پہچانا، لیکن میں نے تجھے پہچانا، اور انہوں نے جان لیا کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا۔"

26

- "اور میں نے اُن پر تیرا نام ظاہر کیا، اور ظاہر کرتا رہوں گا، تاکہ وہ محبت جو تُو نے مجھ سے رکھی، اُن میں ہو، اور میں اُن میں۔"

—یہ الفاظ دوبارہ پڑھیے
"تاکہ وہ محبت جو تُو نے مجھ سے رکھی، اُن میں ہو۔"
کیا یہ تصور ناقابل بیان نہیں؟
وہی محبت
—جو باپ نے بیٹے سے رکھی
—پاک، کامل، ازلی
وہی اُس کے لوگوں میں سکونت کرے۔

26

- "اور میں اُن میں۔"
!اے مقدس اور پراسرار رفاقت
،روز بروز ہماری جانیں اس میں سرور پائیں
اور اُس کے ساتھ بندگی اور محبت کی کامل یکجائی میں ترقی کریں۔